بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہ، وعلی الہ وأصحابہ ومن اهتدی بهداہ

اَلمُؤمن من الکَافِر، وَالکَافِر من المُؤمن

از: احقر العباد عثمان حیدر

03-04-1446

6-10-2024

گذشتہ دنوں قبلہ مفتی فضل احمد چشتی صاحب نے ایک بیان میں اس آیت یُخرِ جُ الْحیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخرِ جُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحیِّ کی تشریح مؤمن و کافر سے بیان فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ مؤمن کو کافر سے اور کافر کو مؤمن سے نکالتا ہے۔

اس پر مجھ سے بعض لوگوں نے رابطہ کیا اور مجھے خبر دی کہ اس بیان کے بعد کچھ حاسد لونڈے لپاڑوں نے ایک طوفان بدتمیزی بپا کیا ہے اور کچھ اعتراضات کر رہے ہیں لہذا آپ جواب دیں۔ میں نے وقت کی قلت کے باعث اس کو نظر انداز کیا لیکن آج ایک قریبی دوست نے بھی اس ضمن میں ایک چلتی چلاتی تحریر کا ٹکڑا مجھے ارسال کر دیا جب میں نے تحریر پر نظر کی تو مجھے اپنے وقت ضائع کرنے پر افسوس ہوا کیونکہ ایسا بیوقوف طبقہ قطعاً قابل التفات ہی نہیں ہے۔ لیکن مجبوری یہ ہے عوام میں بعض ضعیف قلوب اذہان کے افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو شیاطین جن و اِنس کی طرف سے وارد وسواس کو دفع کرنے کی خود استطاعت نہیں رکھتے۔ لہذا فقط ایسے افراد ہی کی صلہ رحمی کی غرض سے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کر رہا ہوں بصورت دیگر جماعت حمقی تو لائق خطاب بھی نہیں۔

تحریر کے اقتباس

اب مفسرین کرام کی اس پہ کیا آرا ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں اور مفسرین کرام نے اس پہ کون سا مذہب مقدم رکھا کس قول کو تقدیم دی کسے موخر رکھا وہ بھی واضح ہو جائے گا چشتی صاحب کے اپنے پھندے میں وہ خود کیسے پھنستے ہیں ملاحظہ فرمائیے گا ہم نے چشتی صاحب کے ماموں جان شیخ صاحب کی وصیت پہ عمل کرتے ہوئے جب اس آیت مبارکہ کی تفسیر کے لئے کتب تفاسیر کو کھولا تو مفسرین نے جو اقوال نقل فرمائے اسے انصاف کے ساتھ ہم یہاں رکھتے ہیں تاکہ واضح ہو چشتی صاحب اپنی مرضی کا مسلک بیان کرتے ہیں دوسروں کے

گریبان تک تو آتے ہیں مگر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا گوارا نہیں کرتے مفسرین کرام کے اقوال کے مطابق اس آیت مبارکہ میں مردوں کے زندہ کرنے اور زندوں کو مردہ کرنے کا بیان ہے اور قدرت الٰہی کا واضح بیان---اب یہاں دونوں اقوال موجود ہیں کہ مردہ کو زندہ کرنا زندوں کو مردہ کرنا پھر جو موقف چشتی صاحب نے بیان کیا کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا کرنا اسکی تفصیل ہم آگے چل کے بیان کرتے ہیں---اب یہاں تفاسیر کے حوالے ہم نے انصاف کے ساتھ آپ کے سامنے رکھے ہیں جو قول چشتی صاحب نے پیش کیا اسے مفسرین قیل کے ساتھ پیش فرمارہے ہیں اور اہل علم پہ مخفی نہیں کہ قیل کہاں بولا جاتا ہے اب ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ اپنے ماموں جان کی وصیت پہ موصوف نے یہاں کیوں عمل نہیں کیا؟ یا پھر موصوف جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جہاں کافر سے مومن اور مومن سے کافر پیدا کرنے کی تفسیر دیکھی خوشی سے اچھل پڑے مزید کچھ دیکھنا گوارا تک نہیں کیا؟ اب جناب ویسے تو رافضیوں کی کتب اچھل اچھل کے پڑھ رہے تھے نجانے یہاں کیوں موصوف رافضیوں کی کتب دیکھنا بھول گئے اب قیل سے کون لوگ مراد ہیں فضل چشتی صاحب تو شاید کتب کھولنا یہاں گوارا نہ کریں لیکن ہم ان کو بتا دیتے ہیں کہ قیل سے کون لوگ مراد ہیں؟ شیعہ مفسر ہاشم بحرانی تفسیر البرہان میں اسی آیت کریمہ کے تحت لکھتا ہے:

قال: یُخرج المؤمن من الکافر، ویُخرج الکافر من المؤمن

شیخ طوسی التبیان میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتا ہے:

وقال قتادۃ: یخرج المؤمن من الکافر، والکافر من المؤمن

تفسیر نور الثقلین میں عبد علی الحویزی لکھتا ہے:

قال: یخرج المؤمن من الکافر ویخرج الکافر من المؤمن

علی بن ابراہیم قمی لکھتا ہے:

قال: یخرج المؤمن من الکافر، ویُخرج الکافر من المؤمن

لیجئے جناب چشتی صاحب مبارک ہو دوسروں کو رافضی بنانے کے چکر میں آپ خود ہی رافضی بن گئے اور ان کی تفسیر سے استدلال کر بیٹھے قیل سے کون لوگ مراد ہیں اس کی وضاحت ہم نے چشتی صاحب کی بات پہ عمل کرتے ہوئے اصل شیعہ کتب سے آپ کے سامنے پیش کر دی اب دیکھتے ہیں چشتی صاحب بڑوں بڑوں کی غلطیاں تو پکڑتے ہیں اپنی غلطی کا کب اعتراف کرتے ہیں؟

اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ چشتی صاحب نے جو تفسیر اس آیت کی مؤمن و کافر کے ساتھ بیان کی ہے وہ درست نہیں ہے بلکہ معترض کے بقول یہ تفسیر شیعہ سے ماخوذ ہے اور اہلسنت کی تفاسیر میں یہ قیل کے ساتھ ہے وغیرہ وغیرہ۔

جواب: جہالت بہت بڑا مرض ہے لیکن اس سے بھی مہلک مرض جاہل کا اپنے جہل سے ناواقف ہونا ہے۔

اس قدر جہالت میں ڈوبا ہوا شخص بھی اعتراضات کرنے کا سوچ لیتا ہے اہل فہم کے لئے یہی مقام حیرت ہے کیونکہ اگر واقعۃً تحقیق کی قابلیت ہوتی تو ایسی ذلیل حرکت سے باز رہتا جو تفسیر خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہے اس کو ردّ کر رہا ہے اور ڈنگروں کی طرح اس کو شیعوں کے کھاتے ڈال کر یہ تاثر دینے کی

کوشش کر رہا ہے کہ چشتی صاحب نے تفسیر شیعہ سے نقل کی ہے حالانکہ یہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،صحابہ ،تابعین وائمہ اہلسنت سے منقول ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی وضاحت بسند صحیح لذاتہ وارد ہے ملاحظہ فرمائیں

(3006)- [3368] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى[1]، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ حَفْصٍ الشَّعْبِيُّ[2]، ثَنا ابْنُ الْمُبَارَكِ[3]، عَنْ معمر[4]، عَنِ الزُّهْرِيِّ[5]، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ[6]، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا لَهُ: أُمُّ خَالِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: " الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ "(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم)(إسناده حسن رجاله ثقات عدا معاوية بن حفص الشعبي وهو صدوق حسن الحديث،ومحمد بن المصفى القرشي وهو صدوق ،وفي مجمع الزوائد:رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ، وَإِسْنَادُ الثَّانِي حَسَنٌ)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے لیکن اس روایت کی متابعات ان شاء اللہ اس کو صحیح لغیرہ تک ترقی دیتی ہیں

ملاحظہ فرمائیں

1-غوامض الأسماء المبهمة لابن بشكوال

(225)- [1 : 266] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ عَتَّابٍ، وَغَيْرُه، عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّمِرِيِّ قَالَ: أنا خَلَفُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: أَنْبَأَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَأَى عِنْدَ عَائِشَةَ امْرَأَةً، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: هَذِهِ إِحْدَى

---

[1]:(صدوق حسن الحديث ، وهو إلى التوثيق أقرب ، فقد روى عنه جمع غفير من الثقات الرفعاء ، منهم أبو داود وبقي بن مخلد ، وهما لا يرويان إلا عن ثقة عندهما-محرران)

[2]:(صدوق حسن الحديث)

[3]:(ثقة ثبت فقيه عالم جواد مجاهد جمعت فيه خصال الخير)

[4]:(ثقة ثبت فاضل)

[5]:(الفقيه الحافظ متفق على جلالته وإتقانه)

[6]:(ثقة فقيه ثبت)

خَالاتِكَ، قَالَ: إِنَّ خَالاتِي بِهَذِهِ الْبَلْدَةِ لَغَرَائِبُ، قَالَتْ: هَذِهِ خَالِدَةُ ابْنَةُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ" سُبْحَانَ الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ "(رجاله ثقات عدا وهيب بن عمرو النمري وهو مقبول-مقبول ، فقد روى عنه ثلاثة ، وذكره ابن حبان في الثقات-تحرير تقريب التهذيب)

2-غوامض الأسماء المبهمة لابن بشكوال

(226)- [1 : 266] وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ عَتَّابٍ، أنا أَبُو عُمَرَ النَّمِرِيُّ، أنبا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، ثنا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَظُنُّهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ، وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ تُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَتْ مُتَعَبِّدَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: " يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذِهِ؟ " قَالَتْ: إِحْدَى خَالاتِكَ، قَالَ: " إِنَّ خَالاتِي بِهَذَا الْبَلَدِ لَغَرَائِبُ، فَأَيُّ خَالاتِي هَذِهِ؟ " قَالَتْ: خَالِدَةُ بِنْتُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَقَالَ: " سُبْحَانَ الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ "(إسناده حسن في المتابعات والشواهد رجاله ثقات وصدوقيين عدا عبد الله بن يونس الأندلسي وهو مقبول-ابن عماد الحنبلى -كان كثير الحديث مقبولا)

3 تفسير القرآن لعبد الرزاق الصنعاني

(382)- [386] نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺدَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَإِذَا عِنْدَهَا امْرَأَةٌ حَسَنَةُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: " مَنْ هَذِهِ؟ " قَالَتْ: إِحْدَى خَالاتِكَ، قَالَ: " إِنَّ خَالاتِي بِهَذِهِ الْبَلْدَةِ لَغَرَائِبُ، وَأَيُّ خَالاتِي هَذِهِ؟ " قَالَتْ: بِنْتُ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَ: " سُبْحَانَ اللَّهِ ! الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً صَالِحَةً، وَكَانَ أَبُوهَا كَافِرًا "(مرسل:رجاله ثقات)(ابو حاتم : قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ، نَحْوُ قَوْلِ سَلْمَانَ)

ان روایات میں اول سند حسن لذاتہ ہے باقی تمام اسانید بھی میں نے ایسی نقل کی ہیں جو متابعات میں مقبول درجہ حسن تک ہیں نیز اگر اس ضمن میں ضعیف اسانید کو بھی جمع کیا جائے تو یہ روایت تقریبا 15 طُرق سے وارد ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا ان روایات سے واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب خالدہ بنت اسود بن عبد

یغوث کو دیکھا تو فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ ! الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

یعنی پاک ہے وہ ذات ہے جو مؤمن کو کافر سے نکالتی ہے۔ اور مؤخر ذکر مرسل صحیح میں یہ الفاظ وارد ہیں

وَكَانَتِ امْرَأَةً صَالِحَةً، وَكَانَ أَبُوهَا كَافِرًا۔ **یعنی وہ صالحہ خاتون تھیں اور باپ ان کا کافر تھا۔**

اب معترضین کی جماعت حمقیٰ کی بدتمیزیوں کا اندازہ لگائیں کہ اپنی جہالت میں یہ اعتراض آنحضرت پر کر رہے ہیں یا چشتی صاحب پر؟

یہ تو تھی آنحضرت ﷺ سے اس آیت کے معنیٰ کی وضاحت اب بسند صحیح موقوف روایت ملاحظہ فرمائیں جو حکما مرفوع ہے۔

٤٦) حدثنَا مُحَمَّدُ بنُ كَثِير، ثنَا سُفْيَان، عَن سُلَيْمَان التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، أَوْ عَبْدِ الله بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: »إِنَّ الله خَمَّرَ طِينَةَ آدَمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَخَرَجَ فِي يَمِينِهِ كُلُّ طَيِّبٍ، وَخَرَجَ فِي الأُخْرَى كُلُّ خَبِيثٍ، ثُمَّ قَالَ: ﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ [الروم: ١٩]. قَالَ: يُخْرِجُ المُؤْمِنَ مِنَ الكَافِرِ، وَيخرج الكَافِر من المُؤمن«

نقض الدارمي على المريسي - ت الشوامي ١/٩٧ — عثمان بن سعيد الدارمي (ت ٢٨٠)

مذکورہ روایت میں جناب سلمان فارسی، اوعبداللہ بن مسعود نے واضح طور پر مذکورہ آیت کے معنیٰ میں مؤمن کو کافر اور کافر سے مؤمن کو نکالنے کا بیان فرمایا ہے۔

اس صحیح سند کی بھی متابعات موجود ہیں اس معنیٰ کی روایت بسند دیگر و الفاظ دیگر

1-(36)- [1 : 9] قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: " خَمَّرَ اللَّهُ طِينَةَ آدَمَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فِيهِ فَخَرَجَ كُلُّ طَيِّبٍ فِي يَمِينِهِ، وَخَرَجَ كُلُّ خَبِيثٍ فِي يَدِهِ الأُخْرَى، ثُمَّ خَلَطَ بَيْنَهُمَا، قَالَ: فَمِنْ ثَمَّ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَالْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ "(ابن سعد)

2-(12530)- [8 : 263] ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَمَّرَ طِينَةَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ قَالَ: لَيْلَةً فَمِنْ ثَمَّ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ "، كَذَا رَوَاهُ الْفَزَارِيُّ، مَوْقُوفًا(ابو نعیم اصبهانی)

3-[3367] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ الصُّورِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " خَمَرَ اللَّهُ طِينَةَ آدَمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِيهِ، فَارْتَفَعَ عَلَى هَذِهِ كُلُّ طَيِّبٍ، وَعَلَى هَذِهِ كُلُّ خَبِيثٍ، ثُمَّ خَلَطَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ بِيَدَيْهِ: هَكَذَا، وَمَزَجَ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى، ثُمَّ خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ، فَمِنْ ثَمَّ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، وَيُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ ".قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، نحو ذلك(ابن ابی حاتم)

ان روایات میں بھی جناب عمر، جناب عبداللہ بن مسعود، جناب سلمان فارسی سے یہی معنیٰ مروی ہے جو حکما مرفوع ان کے علاوہ یہ قول عندالبعض جناب عبداللہ بن عباس سے بھی منقول ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ، كَمَا فِي حَقِّ إِبْرَاهِيمَ، وَالْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ/ كَمَا فِي حَقِّ وَلَدِ نُوحٍ، وَالْعَاصِيَ مِنَ الْمُطِيعِ، وَبِالْعَكْسِ. (النکت والعیون)

مزید تتبع صحابہ سے مزید ایسے اقوال دیکھے جاسکتے ہیں لیکن مختصرا ایک مجلس میں جو ہوسکا وہ عرض کر رہا ہوں آنحضرت ﷺ وان صحابہ کے بعد پھر تابعین میں سے خاص یہی قول جناب حسن بصری سے بھی بسند صحیح منقول ہے

(381)- [385] قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: " يُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ، وَالْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ "(تفسیر عبدالرزاق)

٢٣٧ - وقال: قال الحسن في قول الله: ﴿يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي﴾، قال: [يخرج] المؤمن من الكافر

تفسير القرآن من الجامع لابن وهب ١٢٠/٢ — ابن وهب (ت ١٩٧)

جناب حسن سے اس قول کے موارد کثیر ہیں اور متعدد ماخذوں میں بسند معتبر یہ ان کا قول وارد ہے اور ائمہ تفسیر کے ہاں یہ قول ان کا معروف ہے ان کے علاوہ یہی قول قتادہ اور عطاء سے بھی وارد ہے جیسا کہ واحدی نے نقل کیا ہے

وقال عطاء: يخرج المؤمن من الكافر والكافر من المؤمن.(الواحدى)

اس بحث کو مزید طول دیا جاسکتا ہے اور تابعین و تبع تابعین سے مزید ایسے اقوال نقل کیئے جاسکتے ہیں لیکن اہل فہم لئے یہ کافی ہوگا

جہاں تک مجموعی طور پر مفسرین کی بات ہے تو مفسرین کے پاس یہ معنیٰ شروع سے چلا آرہا ہے بلکہ تمام قدیم تفاسیر میں یہ موجود ہے بلکہ بعض تفاسیر میں اس ایک قول کے علاوہ کوئی دوسرا نقل ہی نہیں کیا اور جنہوں نے دیگر اقوال کو بھی نقل کیا انہوں نے اس قول بھی درج کیا ہے مثلا طبری کو لیں تو انہوں نے دوسرے گروہ کے طور پر یہی قول درج کیا ہے

وَقَالَ آخَرُونَ: مَعْنَى ذَلِكَ: أَنَّهُ يُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ، وَالْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ(جامع البيان)

اور ایسے ہی واحدی نے تو اکثر اہل تفسیر کا مذہب ہی یہ نقل کیا ہے

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّق قال أكثر أهل التفسير: تخرج المؤمن من الكافر، والكافر من المؤمن.----(الواحدى)

پھر غرائب قرآن پر لکھی گئی کتب میں سے قدیم ترین کتابوں میں سے ایک ابن عزير السجستاني (ت ٣٣٠) **کی جو اس آیت کی وضاحت میں لکھتے ہیں**

تخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَتخرج الْمَيِّت من الْحَيّ: أَي [تخرج] الْمُؤمن من الْكَافِر، وَالْكَافِر من الْمُؤمن. وَقيل: يَعْنِي الْحَيَوَان من النُّطْفَة، والنطفة والبيضة هما ميتان، من الْحَيّ.(غريب القرآن)

یہاں واضح انہوں نے اول معنیٰ مرادی وہی کافر ومؤمن والابیان کیا اس کے بعد قیل کے ساتھ دوسرا معنیٰ ذکر کیا یعنی ان کے نزدیک راجح اول تھا۔

پھر لغة میں ابن درستويه (ت ٣٤٧) **کی کتاب ہے جس میں اسی آیت کا معنی لکھتے ہوئے فرماتے ہیں**

وقوله- عز ذكره: (يُخْرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ ويُخْرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ) معناه المؤمن من الكافر، والكافر من المؤمن.(تصحيح الفصيح وشرحه)

اسی طرح ابن فورك (ت ٤٠٦) **ہیں جن کی مشکل الحدیث میں کتاب معروف ہے وہ اپنی کتاب میں ایک حدیث میں ان وارد الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں**

يخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَيّ﴾أَن مَعْنَاهُ تولد الْكَافِر من الْمُؤمن وَالْمُؤمن من الْكَافِر(مشكل الحديث وبيانه)

اسی طرح جلالین کی مانند قدیم قرآن کا عربی تفسیری ترجمہ ہے جو ابن أبي زمنين (ت ٣٩٩) **نے تحریر فرمایا ہے اس میں لکھتے ہیں**

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ تَفْسِير الحَسَن وَقَتَادَة: تخرج الْمُؤْمن من الْكَافِر، وَتخرج الْكَافِر من الْمُؤمن (تفسير القرآن العزيز لابن أبي زمنين)

انہوں نے بھی ترجمہ میں مراد واضح کرتے ہوئے قتادہ وحسن سے فقط یہی قول نقل کیا دیگر اقوال کو لائق التفات بھی نہیں سمجھا یعنی ان کے نزدیک بھی راجح فقط یہی قول تھا

اسی طرح عبد الكريم بن هوازن بن عبد الملك القشيري (المتوفى: 465هـ) **نے بھی فقط یہی معنی بیان فرمایا ہے**

»وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ« : يخرج المؤمن من الكافر، والكافر من المؤمن.(لطائف الإشارات = تفسير القشيري)

ایسے ہی بہت سے وہ ائمہ ہیں جنہوں نے متعدد اقوال اس آیت کے تحت نقل فرمائے لیکن ترجیحاً پہلا قول یہی بیان کیا جیسا کہ ابن ابی حاتم کے پاس وجہ اول کے تحت اسی معنیٰ کی مرویات ہیں ایسے ہی رازی نے مختلف وجوہ کا ذکر کیا تو پہلا معنیٰ یہی نقل کیا ہے

الْمَسْأَلَةُ الثانية: ذكر المفسرون فيه وجوهاًأحدها: يُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ كَإِبْرَاهِيمَ مِنْ آزَرَ، وَالْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ كَنْعَانَ مِنْ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ(الرازی)

پھر قرطبی نے بھی مفسرین کے اختلاف کو بیان فرماتے ہوئے اول اسی کو بیان فرمایا بلکہ آنحضرت ﷺ صحابہ وتابعین سے نقل لائے ہیں۔ وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُونَ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ) فَقَالَ الْحَسَنُ: مَعْنَاهُ تُخْرِجُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ وَالْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ. وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَإِذَا بِامْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْهَيْئَةِ قَالَ: (مَنْ هَذِهِ) ؟ قُلْنَ إِحْدَى خَالَاتِكَ. قَالَ: (وَمَنْ هِيَ) ؟ قُلْنَ: هِيَ خَالِدَةُ بِنْتُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (سُبْحَانَ الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ) . وَكَانَتِ امْرَأَةً صَالِحَةً وَكَانَ أَبُوهَا كَافِرًا. فَالْمُرَادُ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ مَوْتُ قَلْبِ الْكَافِرِ وَحَيَاةُ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ، فَالْمَوْتُ وَالْحَيَاةُ مُسْتَعَارَانِ (قرطبی)

ماوردی نے چارتاویلات کاذکرکیااوردوسرے نمبرپراسی قول کونقل کیاہے

{يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ} فيه أربعة تأويلات: أحدها: يخرج الإنسان الحي من النطفة الميتة ويخرج النطفة الميتة من الإنسان الحي , قاله ابن مسعود وابن عباس وأبو سعيد الخدري ومجاهد وقتادة وابن جبير. الثاني: يخرج المؤمن من الكافر ويخرج الكافر من المؤمن , قاله عمر بن الخطاب رضي الله عنه والزهري , ورواه الأسود بن عبد يغوث عن النبي صلى الله عليه وسلم.(تفسير

الماوردي)

المختصر میں اس میں مزید کلام کی حاجت نہیں سمجھتا اہل دانش پر واضح ہو گیا ہو گا کہ اس قول کو شیعہ سے ماخوذ قول کہنا یا قیل سے نقل کیا گیا ضعیف قول کہنا کس درجہ کی جہالت ہے والسلام